البدر والقمر
بفیضانِ نظر و روحانی توجہ حضرت محمد عبد اللہ صاحب آروی رحمۃ اللہ علیہ
مصنف
شیر محمد باروی، سواگی، مجددی، نقشبندی

نام کتاب ________ البدر والقمر

مصنف ________ شیر محمد بلاری

بار اول ________ جولائی ۱۹۹۶ء

تعداد ________ ۲۰۰۰

طابع ________ روحانی پریس ملتان

قیمت ________ ۲۰ روپے

البدر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم والحمد للہ
رب العالمین

بہ فیضانِ نظر مرشد کامل پیر صاحب بارود رحمۃ اللہ علیہ

مسلمان بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

رسالہ البدر لکھنے کی ضرورت اسلئے پیش آئی کہ بعض لوگ بھی احادیث مبارکہ کی خلاف حقیقت تشریحات کرکے مسلمانانِ اہلسنت کو حدیث کے نام سے گمراہ کر رہے ہیں ضرورت تھی کہ اس کے مقابلے میں احادیث مبارکہ کی حقیقی مرادیں تحریر کی جائیں جن سے حق و باطل کی راہ واضح ہو جائے

نَهٰی رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ (رواہ مسلم) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمادی قبروں کو پختہ کرنے ان پر عمارت بنانے اور ان پر بیٹھنے سے۔"

یہ اسوقت کا فرمان ہے جب آپ مدینہ عالیہ میں نئے نئے تشریف لے گئے تو اس وقت قبریں سب کی سب کفار کی تھیں جلاؤ تان ہوتی ہیں جن کا مٹانا مقصود تھا تو پختہ کرنا یا عالی کرنا قبر کی مرمت ہے اور قبر پر عمارت بنانا قبر کی حفاظت ہے۔ ان دونوں باتوں سے منع فرمادیا۔ بیٹھنا ایصالِ ثواب کے لیے ہوتا ہے یا فیض و برکت حاصل کرنے کے لیے

تو یہ دونوں باتیں کافر کے لیے صحیح نہیں ہیں نہ اسے ثواب پہنچ سکتا ہے اور نہ اس سے کوئی برکت حاصل ہوسکتی ہے کیونکہ وہ کافر ہے۔ مگر مومن کی قبر پر لپائی بھی جائز ہے، عمارت بھی جائز ہے اور ایصالِ ثواب یا برکت حاصل کرنے کے لیے بیٹھنا بھی جائز ہے اس حدیث شریف کو مومنوں کی مزارات پاک پر چسپاں کرنا یعنی کفار و مشرکین کی قبور کے احکام مومنوں کی قبور پر چسپاں کرنا انتہائی درجہ کی بد دیانتی بے ایمانی اور سخت جہالت و نادانی ہے۔

۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ — روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر زیارت کرنیوالیوں پر لعنت کی ہے۔

(رواہ احمد ترمذی و ابن ماجہ)

کفار و مشرکین کی قبریں رب کریم کے دشمنوں کی نشانیاں ہیں اس لیے اوثان ہیں اور اوثان پرستی شرک ہے تو ان کی زیارت سے سختی سے منع فرمایا عورتوں کو چونکہ اپنے عزیزوں کی قبور کی زیارت کا زیادہ شوق ہوتا ہے اسلیئے ایسی زوارات پر لعنت فرمائی ورنہ اوثان پرست مرد بھی رحمت کا مستحق نہیں تھا یہ ممانعت سب کے لیے تھی یہ بھی اس وقت کا فرمان ہے جب مدینہ عالیہ کے بقیع کے قبرستان میں قبریں سب کی سب کفار و مشرکین کی تھیں۔

۳) کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ — حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ

جَنَازَةٍ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَنْطَلِقُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَا يَدَعُ مِنْهَا وَثَنًا اِلَّا كَسَرَهُ وَلَا قَبْرًا اِلَّا سَوَّاهُ وَلَا صُوْرَةً اِلَّا لَطَخَهَا فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ لَمْ اَدَعْ قَبْرًا اِلَّا سَوَّيْتُهُ وَلَا صُوْرَةً اِلَّا لَطَخْتُهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ اِلَى صَنْعَةِ شَيْءٍ مِنْ هٰذَا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مسند احمد)

پر فرمایا تم میں کوئی ایسا ہے جو مدینہ جائے اور تمام بتوں کو توڑ ڈالے تمام تصویروں کو مٹادے اور تمام قبروں کو گرا کر برابر کر دے ایک شخص کہتا ہے میں یا رسول اللہ (چنانچہ وہ جاتا ہے اور واپس آکر کہتا ہے) کہ حضور میں نے کسی قبر کو بغیر برابر کئے نہیں چھوڑا ۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب جو شخص ان کاموں میں سے کسی کام کو پھر کریگا تو وہ میرے ساتھ اور خدا کی کتاب کے ساتھ کفر کرے گا۔

مدینہ جائے اور بتوں کو توڑ ڈالے ۔ اس کلام مبارک سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ مدینہ عالیہ سے باہر کسی نواحی بستی میں جنازہ ہونے کی وجہ سے تشریف رکھتے تھے ۔ سیرت نگاروں کی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ بستی قبا کے رئیس میزبان رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت کلثوم بن ھدم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ عالیہ کے وہ پہلے مومن ہیں جنہوں نے اسلام میں سب سے پہلے وفات پائی ۔ یہ ۱ھ کی آخر ہے ان کے بعد حضرت براء بن معرور انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہوئے اور ان کے بعد حضرت اسعد بن زرارہ انصاری رضی اللہ عنہ نے وصال فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد سب سے

پہلے حضرت کلثوم بن ہدم رضی اللہ عنہ کے ہاں قیام فرمایا تھا کیونکہ مہاجرین کی اکثریت یہاں مقیم تھی یہاں ہی آپ نے سب سے پہلی مسجد قبار تعمیر فرمائی تھی اور اب سب سے پہلے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دوست کو رضوان جنت نے دعوت دی - اور آپؐ یہاں جنازے کے لیے تشریف لائے تھے صحابہ کرامؓ اولیاء اللہ ہیں اسلئے ان کی مزارات شعائر اللہ ہیں تو ضروری تھا کہ کفار و مشرکین کی قبریں جو اللہ کے دشمنوں کی نشانیاں اور اوثان تھیں ہٹادی جاتیں اور عنداللہ بُت اور تصویریں بھی اوثان ہیں اسلئے ان کے مٹانے کا بھی حکم دیا اور تاکیداً فرمایا کہ جو شخص ان کاموں میں سے کسی کام کا اعادہ کریگا تو وہ میرے اور خدا کی کتاب کے ساتھ کفر کریگا یعنی دوبارہ تصویریں بنائے گا بُت تیار کریگا یا مُشرکین کی قبریں تیار کرے گا خواہ وہ کسی کے کتنے ہی قریبی کیوں نہ ہوں جب کفر چھوڑ چکے تو کفار سے محبت اور نسبت کیوں؟ اسلام اوثان پرستی کو مٹانے آیا ہے۔ اس لیے بتوں اور تصویروں کے ساتھ کفار کی قبروں کو بھی مٹا کر زمین برابر کر دیا گیا۔ کفار کی قبریں اوثان ہیں اوثان کی زیارت کو جانا شرک و بدعت ہے، مومنوں کی قبریں شعائر اللہ ہیں اور شعائر اللہ کی زیارت کو جانا توحید و سنت ہے اور سعادت ہے، نیک عمل ہے اللہ کی عبادت ہے تو اب ضروری تھا۔ بقیع کے قبرستان میں کفار کی قبروں کو مٹا کر زمین برابر کر دیا جائے اور مومنوں کی قبروں کو قائم کیا جائے۔ جن کے لیے اب یہ قبرستان جنت البقیع بننے والا تھا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

(۴) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ روایت ہے حضرت بریدہ سے
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا علیہ وسلم نے کہ میں نے تمہیں قبروں
کی زیارت سے منع کیا تھا، اب زیارت کیا کرو۔ (مشکوٰۃ باب زیارۃ القبور)

بریدہ اسلمی رض صحابی ہیں جنگ بدر سے پہلے ایمان لائے مدینہ عالیہ کے رہنے والے ہیں انہوں نے روایت بیان فرمائی ہے بعض بیمار دل کے لوگ کہتے ہیں زیارۃ قبور اگر جائز تھی تو منع کیوں فرمایا؟ اگر منع فرمایا تو پھر جائز کیوں کیا؟ صاف بات ہے کہ قبریں جب کفار کی تھیں تو منع فرمایا تھا جب مومنوں کی بن گئیں تو اجازت فرمادی اس فرمان سے ممانعت کی احادیث منسوخ ہوگئیں

(۵) عن ثمامة بن شفی رض قال كنا ثمامہ بن شفی رض سے روایت ہے فرمایا ہم
مع فضالة بن عبید رض بارض روم برودس روم کے علاقہ رودس میں
فتوفی صاحب لنا فامر فضالة فضالہ بن عبید کے ساتھ تھے ہمارا
بقبره فسوی ثم قال سمعت رسول ایک ساتھی فوت ہوگیا فضالہ نے حکم
الله صلی الله علیه وسلم يامر بتسويتها دیا کہ ہم اس کی قبر کو برابر کردیں
(رواه مسلم) پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی حکم دیتے سنا ہے۔

کہا جاسکتا ہے کہ یہ تو مومن کی قبر تھی جسے زمین برابر کیا گیا مگر سوال یہ ہے کہ بنی ہوئی قبر کو تو نہیں توڑا۔ جنت البقیع، اُحد اور بدر میں

تو شہدا اور دوسرے مومنین کی قبریں موجود تھیں کیا انہیں بھی زمین برابر کیا گیا تھا؟ حالانکہ انہیں زمین سے بلند رکھا گیا مگر یہاں جزیرہ روڈس میں استثنائی معاملہ تھا کیونکہ یہ کفار کا علاقہ تھا اور یہ مسلمان تھے اس بات کا خطرہ تھا کہ کفار کو مومن کی قبر معلوم ہو جائے گا اور وہ اس کی بے ادبی کریں تو اس جگہ کو برابر کر کے پوشیدہ کر دیا گیا ہاں ایسے موقعوں کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ایسا ہی حکم ہو پس یہ حکم شریف عام مسلمانوں کے لیے نہیں ہے جو کفار سے محفوظ ہوں۔

(۲) عَنْ اَبِی الْهَيَّاجِ الْاَسَدِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ عَلِیٌّ اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ (رواہ مسلم)

ابوالہیاج اسدی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابوالہیاج! کیا میں تمہیں اس کام کے لیے نہ بھیجوں جس کام کے لیے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا کہ تصویر دیکھو مٹا دو اونچی قبر ملے زمین برابر کر دو۔"

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ اور حنین کے بعد قبائل عرب میں اصحاب پاک کی جماعتیں بھیجیں جن میں ایک جماعت کے سربراہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے تاکہ بتوں کو توڑ دیں تصویروں کو مٹا دیں اور نامور کفار کی اونچی قبریں جو کاہن اور شاعر ہوتے تھے کفار جن کی عبادت کرتے تھے انہیں زمین برابر کر دیں اور یہی حکم اپنے زمانے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوالہیاج اسدی کو دیا جو اس حدیث

مبارک سے ثابت ہے اور یہی حکم اوّل اوّل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ عالیہ میں دیا تھا جس کا ذکر ہو چکا — بے شک اصحاب پاک نے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے کفار و مشرکین کی قبریں ڈھا کر شیطان کے دوستوں کی توہین کی تھی شیطان موقع کی تاک میں رہا ہزار برس کے بعد جب بعض مسلمانوں کے باطن تاریک ہو گئے اور ان احادیث مبارکہ کی حکمت جاننے سے عاری ہوئے تو وہ دھوکہ دینے میں کامیاب ہو گیا۔ قبروں کے ڈھائے جانے کے احکام جو شیطان کے دوستوں کے حق میں تھے اللہ جل شانہٗ کے دوستوں کی قبروں پر چسپاں کرا دیئے اور اپنے دوستوں کے ذریعے زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو شیطان کے بہت بڑے دشمن حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی تھے۔ سید الشہدا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہل بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور دوسرے اولیاء امت کے روضے، مقابر اور مشاہد گروا کر اور پامال کرا کر بدلہ لیا۔ اصحاب پاک رضی اللہ عنہم نے اللہ جل شانہٗ کے دشمنوں کی توہین کی تھی اس لیے رب کریم کی بخشش اور رحمت کے مستحق ہوئے تو جن لوگوں نے اللہ جل شانہٗ کے دوستوں کی توہین کی ہے وہ کس شے کے مستحق ہوں گے؟ یہ فیصلہ اپنے ضمیر کی عدالت میں خود ہی سنیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت دے اور ہر فتنے سے

محفوظ رکھے ۔۔۔۔ اسی طرح آثار و تبرکات ہیں آثار سے محبوب خدا کی بیٹھک، تکیہ یا تھلہ، مسجد و حجرہ روضہ و آستانہ یا کوئی اور نشانی، اور تبرکات سے موئے مبارک، جبہ مبارک، ٹوپی، قمیص، اور صدری مبارک، پاپوش اور عصا رمبارک اور اس طرح کے دوسرے تبرکات یا نشانیاں ہیں۔ ان کی نسبت انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ سے ہے تو یہ شعائر اللہ ہیں جن کی تعظیم و نیاز یا اکرام دل کی پرہیزگاری ہے۔

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے

ایسے متروکات کی نسبت اگر کفار و طواغیت یا رب کریم کے دشمنوں سے ہے تو یہ اوثان رجس و پلید قرار پائیں گے ان کی تعظیم و نیاز کفر و شرک قرار پائے گی ان کی توہین و تخریب سے رب کریم خوش ہوگا۔

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ سو بچتے رہو اوثان کی گندگی سے اور وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝ بچو جھوٹی بات سے۔

ولی اللہ کے تبرکات اور طاغوت کے متروکات میں برابری کرنا بے شک ظلم عظیم ہے بہت ہی بڑی بے انصافی ہے مشرک یا ساجھا ہے اور یہ فعل موجب کفر و لعنت ہے خواہ مشرکین کی طرح دونوں میں برابری کرتے ہوئے دونوں کی تعظیم و نیاز کو جائز قرار دے یا خارجیوں کیطرح دونوں میں برابری کرتے ہوئے دونوں کی تعظیم و نیاز کو بدعت اور شرک قرار دے۔ جتنا اسلام اور کفر میں فرق ہے اتنا ہی اللہ جل شانہٗ کے دوستوں کے تبرکات اور دشمنوں کے متروکات میں فرق ہے ان کی

حفاظت اور تعظیم و نیاز میں فرق ہے اس فرق کو مٹا کر دونوں میں برابری کرنا صریح کفر اور فسادِ عظیم ہے۔

(۷) اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا اے اللہ! میری قبر کو بت نہ بنایا يُّعْبَدُ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی قَوْمٍ جائے کہ اس کی عبادت کی جائے اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآءِهِمْ مَسَاجِدَ ط اللہ کا غضب نازل ہوا اس قوم پر جس نے اپنے انبیاء کی قبور کو عبادت گاہ بنا لیا۔

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ پ ۱۷ رکوع ۱۱ سو بچتے رہو گندگی اَوثان سے رجس۔ گندی، ناپاک اور پلید شے کو کہتے ہیں۔ اصطلاحِ شرع میں وہ چیزیں جنہیں شیطان طاغوت سے نسبت ہو اوثان ہیں بت اوثان ہیں کیونکہ انہیں شیطان پلید سے نسبت ہے اسلیے رجس و پلید ہیں وثن یا بت پلید شے کو کہتے ہیں جسے شیطان سے نسبت ہو مگر قبور انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ پاک و طیب ہیں جو اللہ جل شانہ کے دوستوں کی نشانیاں اور شعائر اللہ ہیں اس لیے کہ ان کو بالواسطہ اللہ جل شانہ سے نسبت ہے۔ بے شک ان قوموں پر اللہ جل شانہ کا غضب نازل ہوا جنہوں نے اپنے انبیاء علیہم السلام کی قبور کو جو شعائر اللہ تھیں اوثان یا بت قرار دیا اور بت پرستوں کی دیکھا دیکھی انہیں معبود قرار دیکر ان کی عبادت کی۔ قبور انبیاء علیہم السلام کو عبادت گاہیں بنا دیا۔ شعائر اللہ کو اوثان قرار دینا اور رب کریم کے دوستوں سے دشمنی کرنے کیوجہ سے ان کو بھی کافر قرار دیدیا گیا۔ یہود و نصاریٰ

بُت پرست نہیں تھے مگر اسی طرح کے کافر تھے۔
الحمد للہ! اس وقت تک اس امت میں ایسا کوئی فرقہ وجود میں نہیں آیا ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مزار مبارک کو بُت یا معبود قرار دے کر اس کی عبادت کرتا ہو۔ ہاں شیطان کے اغوا سے کئی ملعون و مردود فرقے وجود میں آگئے ہیں جنہیں شیطان نے اسی حدیث شریف سے وہم میں ڈالکر دھوکہ دیا ہے انہوں نے کہا "بہت پوجے جانے سے قبر بُت ہو جاتی ہے" یُعْبَدُ اِشْتَدَّ سے دھوکہ کھایا۔ حالانکہ یہ صریح جھوٹ ہے اور شیطانی اصول ہے یاد رکھیں! حضور سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مزارِ اقدس و اطہر اللہ جل شانہٗ کے سب سے بڑے محبوب کی نشانی اور اعظم شعائر اللہ سے ہے مسلک اہل سنت کے مطابق اس کا مرتبہ بیت اللہ شریف سے بڑھ کر ہے بیت اللہ شریف حضرات ابراہیم و اسماعیل علیہم السلام کی نشانی ہے اور یہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اگر بالفرض کچھ ایسے شریر وجود میں آتے جو آپ کی مزار مبارک کو وثن قرار دے کر اس کی عبادت کرتے تو اس فعل بد کی نحوست سے وہ خود ناپاک اور کافر ہو جاتے۔ مزار مبارک کی حیثیت میں کوئی فرق نہ پڑتا وہ ویسے ہی شعائر اللہ اور طیب و طاہر رہتی۔ اللہ جل شانہٗ پاک ہے اور عادل ہے وہ کفار کی ناپاکیوں اور خباثتوں کو صالحین کی مزارات پر کیوں ڈالے؟ کہ وہ ناپاک، اوثان یا بت ہو جائیں

پس یہ نہایت ہی ناپاک اور خبیث اصول ہے کہ "بہت پوجے جانے سے قبر بُت ہو جاتی ہے" یہ سراسر جھوٹ ہے مگر اس جھوٹ کا دھوکہ بہت لوگوں نے کھایا ہے انہوں نے اکرامِ رسالتؐ و ولایت کو عبادت غیر اللہ قرار دیکر مزاراتِ صالحین کو بُت قرار دیا۔ اکرامِ صالحین کو شرک اور مسلمانوں کو مشرک قرار دیکر فساد برپا کیا اللہ جل شانہٗ ہدایت دے پس جن قوموں نے اپنے انبیاء علیہم السلام کو معبود قرار دیا ان کی پاک مزارات کو بُت قرار دیکر انہیں عبادت گاہ بنایا تو وہ اس شرک اور انبیاء علیہم السلام کی توہین کیوجہ سے ملعون ہوئے اور ان پر اللہ جل شانہٗ کا غضب نازل ہوا اور دوسرے شیطان کا دھوکہ کھانے والے صالحین کی قبور کو بُت، صالحین کو معبود، ان کے اکرام کو عبادت غیر اللہ اور شرک قرار دیکر صالحین کی توہین و بے ادبی سے اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دیتے ہیں اللہ جل شانہٗ مسلمانوں کو ہدایت دے حق و باطل کو سمجھنے اور حق کا ساتھ دینے کی توفیق بخشے آمین۔

(۸) لَعَنَ اللّٰہُ الْیَہُوْدَ وَالنَّصَارٰی اللہ کی لعنت ہو یہود و نصاریٰ پر
اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَاءِھِمْ مَسَاجِدَ جنہوں نے انبیاء کی مزارات
یُحَذِّرُ مَا فَعَلُوْ کو عبادت گاہیں بنا لیا اور آں

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو ان کے اس فعل سے ڈراتے تھے۔

یہود و نصاریٰ اولوالعزم رُسُل سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امتوں کے گمراہ لوگ تھے جنہوں نے انبیاءِ

علیہم السلام کو معبود قرار دے کر مزارات کو عبادت گاہیں بنا رکھا تھا۔ اور دین اسلام سے گمراہ ہو کر کافر ہو گئے تھے اسلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر لعنت فرمائی ہے اور ایسے فعل سے آپ اپنی امت کو بہت ڈراتے تھے۔

الحمدللہ! آج تک کم از کم ہمارے علم میں کوئی ایسا فرقہ نہیں آیا جو انبیاء علیہم السلام یا اولیاء اللہ کے مزارات کو عبادت گاہ قرار دیتا ہو۔ اور صالحین کو معبود سمجھ کر ان کی عبادت کرتا ہو۔ اس حدیث پاک میں مساجد کے ظاہری لغوی معنیٰ سے شیطان نے ظاہر پرستوں کو دھوکہ دیکر گمراہ کیا ہے مساجد کا لغوی معنیٰ سجدہ گاہیں ہے مگر مساجد یعنی مسجدیں مسلمانوں کی عبادت گاہیں ہوتی ہیں صرف سجدہ گاہیں نہیں ہوتیں اس لیے مساجد کا حقیقی معنیٰ عبادت گاہیں ہے اگر اس لفظ کے حقیقی معنیٰ کو چھوڑ کر لغوی معنیٰ سجدہ گاہیں اختیار کیا جائے تو اس سے بڑا فساد واقع ہو سکتا ہے شیطان کا مقصد بھی اس معنیٰ سے حاصل ہو سکتا ہے اس لیے اس نے ظاہر پرستوں سے مساجد کا معنیٰ سجدہ گاہیں کرایا ہے اور فساد مچایا ہے آپ اس بات پر غور کریں کہ یہود و نصاریٰ کے وہ لوگ جو ان کافروں سے پہلے اور مومن تھے جو صالحین کو معبود نہیں بلکہ رب کریم کے عباد یعنی بندے سمجھتے تھے اور ان کے مزارات پر سجدے ان کے اکرام کے لیے کرتے تھے کیونکہ ان کے لیے صالحین کو بطور اکرام سجدہ کرنا جائز تھا۔ فقط اس امت میں ممنوع و حرام ہے جو گناہ کبیرہ ہے تو صالحین کی قبریں سجدہ گاہیں تو اس وقت بھی

تھیں مگر عبادت گاہیں نہیں تھیں۔ یہود و نصاریٰ جب صالحین کو معبود قرار دے کر سجدے ان کی عبادت کے لیے کرنے لگے تو قبور مساجد یا عبادت گاہیں ہوگئیں اور وہ مستحق لعنت اور کافر ہوگئے۔

اب اگر مساجد کا لغوی معنی سجدہ گاہیں کیا جائے تو اس ترجمے سے لعنت کفار سے گذر کر مومنوں کی طرف بھی جائیگی مگر وہاں جگہ نہ پاکر بھیجنے والے کی طرف آئیگی اور اگر مساجد کا حقیقی معنی عبادت گاہیں کیا جائے تو لعنت صرف کافروں پر رہے گی مومنوں کی طرف نہیں جائے گی اور یہی منشائے رسالت ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کافروں پر لعنت فرمائی ہے تو ثابت ہوا کہ مساجد کا معنی سجدہ گاہیں کرنا منشائے رسالت کے خلاف ہے

صریح طور پر حدیث شریف کی مرادی تحریف ہے

اِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوا یَتَّخِذُوْنَ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا مَسَاجِدَ فَاِنِّیْ اَنْهَاکُمْ عَنْ ذٰلِکَ ط

تم سے پہلے لوگ مزارات کو عبادت گاہیں بنا لیتے تھے خبردار تم ایسا نہ کرنا میں تمہیں ایسا کرنے سے سختی سے منع کرتا ہوں۔

پہلے لوگ صالحین کو اللہ جل شانہٗ کے عباد کے بجائے شیطان کے کہنے سے معبود مان لیتے تھے اور ان کی قبور کو مُبت قرار دیکر ان کی عبادت کرتے تھے۔ بعد میں آنے والے ان کی مورتیاں یا بُت بنا کر کے بُت خانے یعنی شیطان کے گھرانے تعمیر کرتے تھے اور

صالحین کی قبریں جو عنداللہ شعائر اللہ ہوتی ہیں، شیطان ان سے ڈھوا دیتا۔ یہاں عرب شریف میں دونوں طرح کے کفار تھے۔ بُت پرست یہ اکثر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے تھے یا دوسرے قبائل کی اولادیں جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پر ایمان لاکر مومن ہو گئے تھے اس لئے ان عرب قبائل کا مذہبی مرکز کفر وشرک کے باوجود بھی خانہ کعبہ شریف تھا۔ ان سے شیطان نے صالحین کی مزارات ڈھوادی تھیں یہ بُت پرست تھے۔ اور کاہنوں کی اونچی قبروں کی عبادت کرتے تھے جو اوثان تھیں اور غلبۂ اسلام کے وقت ڈھوادی گئیں، ہاں یہود ونصاریٰ ایسے کافر تھے جنہوں نے مورتیاں تو نہ بنائیں مگر قبورِ انبیاء کو بُت قرار دیکر ان کی عبادت کی اور ان تینوں احادیث مبارکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمّت کو، قبور صالحین کو بُت قرار دیکر ان کی عبادت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اس لیے فرمایا لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا۔ لَا نفی کا ہوتا ہے آپؐ نے تو اپنی قبر مبارک سے بُت ہونے کی نفی فرمائی ہے مگر بعض ملعونوں نے اثبات کرتے ہوئے آپؐ کی مزارِ انور واطہر کو جو مومنوں کے نزدیک اعظم شعائر اللہ ہے۔ صنم اکبر قرار دیدیا۔ اور اس کے ادب و احترام کو شرک قرار دیدیا۔ کوئی حاجی اگر از راہِ عقیدت و محبت روضۂ انور و اطہر کی جالی مبارک چومے یا دیوار کو بوسہ دے جو اس کے نزدیک تعظیم شعائر اللہ ہے تو نجدی لاٹھی لے کر دوڑتا ہے کیونکہ اس کے نزدیک

پر صنم اکبر کی پوجا ہو رہی ہے اور شرک ہو رہا ہے کیا اب بھی آپ ان
عقائد و نظریات کے فرق اور فاصلے کو نہیں سمجھیں گے؟ یا سمجھ لیا
ہے؟ آپ اولیاء اللہ کے درباروں پر جاتے ہوں گے کسی مقبرے
میں ان کی مورتیاں یا بت اور تصویریں دیکھی ہیں جن کی عبادت
ہو رہی ہو۔ یا ایسے کافر دیکھے ہیں جو ان کو اللہ تعالیٰ کے بندے
نہ مانتے ہوں بلکہ خدا، الٰہ اور معبود مانتے ہوں۔ تاکہ انہیں مشرک
اور کافر قرار دیا جائے۔ شیطانی اصولوں کے دھوکے سے مسلمانوں
پر کفر و شرک کی تہمت سمندروں اور پہاڑوں سے بڑا گناہ ہے ما اوپر
جن تین احادیث مبارکہ کا ذکر ہے جن میں قبور کو عبادت گاہیں
بنانے سے منع کیا گیا ہے وہ یہود و نصاریٰ کے گرجاؤں سے
متعلق ہیں۔ جو شریر انسان ان احادیث مبارکہ کو اولیاء اللہ کے
درباروں پر چسپاں کرے وہ کتنا بڑا مجرم اور محرف احادیث ہے
ہاں مسلمان بھی اگر ان صالحین کو معبود قرار دے کر ان کی عبادت کر
رہے ہوتے تو بات تھی۔ شیطانی اصولوں کا دھوکہ کھا کر اکرامِ اولیائے
اللہ کو عبادت غیر اللہ اور شرک قرار دینا ایک تہمت ہے، ایک فساد ہے
اور مفسدوں کا انجام بہت ہی برا ہونے والا ہے

(۱۰) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ
دار قطنی جلد ۲ صفحہ ۲۷۹ بیہقی شریف جلد ۵ صفحہ ۲۴۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے حج کیا

پھر میری قبر کی زیارت بھی کی تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔"

(۱۱) عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ ۔ دارقطنی ۲۸۰/۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔"

(۱۲) عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ اَوْ قَالَ مَنْ زَارَنِیْ کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا اَوْ شَہِیْدًا وَمَنْ مَاتَ فِیْ اَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بَعَثَہُ اللّٰہُ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے سنا فرماتے تھے جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی یا فرمایا جس نے میری زیارت کی قیامت کے دن میں اس کا سفارشی ہونگا یا جو شخص دو حرمین شریفین سے ایک میں مرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو امن والوں سے اٹھائے گا۔

مسند ابو داؤد الطیالسی ۱۲/۱ دارقطنی ۲۷۸/۲

ان احادیث مبارکہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے اپنی مزار اقدس کی زیارت کی ترغیب دی ہے بت پرستی کی ترغیب نہیں دی بلکہ تعظیم شعائر اللہ کی ترغیب دی ہے کیونکہ آپکی

مزارِ منور و مقدس اعظم شعائر اللہ سے ہے اور روضۂ انور و اطہر بھی
پس جو مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اعظم خلیفۃ اللہ
اور اللہ جل شانہٗ کا دوست و محبوب مانتے ہیں تو وہ روضۂ اطہر
و مزارِ منور کو بھی اعظم شعائر اللہ مانتے ہیں اور ان کی تعظیم و زیارت
کو بھی تقاضائے توحید و سنت مانتے ہیں تو جو لوگ ان کی تعظیم
و زیارت کو شرک و بدعت قرار دیتے ہیں تو آپ خود سمجھ سکتے ہیں
کہ از روئے حقیقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا سمجھتے ہیں؟ وہ
سب قبور و مزارات اور آثار و تبرکات جن کو اللہ جل شانہٗ کے دوستوں
سے سچی نسبت ہو شعائر اللہ سے ہیں۔ صفا و مروہ اس لئے
شعائر اللہ ہیں کہ انہیں ولیہ صدیقہ، طیبہ طاہرہ حضرت بی بی ہاجرہ
سے سچی نسبت ہے۔ حجرِ اسود اس لیے شعائر اللہ ہے اور چوما
جا رہا ہے کہ اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام و اسمٰعیل علیہ السلام سے
سچی نسبت ہے آبِ زمزم اس لئے متبرک ہے کہ یہ حضرت
اسمٰعیل علیہ السلام کی ایڑیوں سے جاری ہوا۔
اور یہ سب آثار و تبرکات ہی ہیں جن کی سچی نسبت ربِّ
کریم کے دوستوں سے ہے تو یقیناً وہ آثار و تبرکات بھی شعائر
اللہ سے ہیں جن کی سچی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اور
آپ کے اولیاءِ امت سے ہو جیسے غارِ ثور، غارِ حرا، مولد النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وہ مساجد جن سے آپ کو سچی نسبت ہو وہ کنوئیں

جن سے آپ کو بھی نسبت ہو، وہ کھجوریں جن سے آپ کو بھی نسبت ہو، وہ چیزیں جنہیں اصحاب پاکؓ اور اہل بیت اطہارؓ سے بھی نسبت ہو جن میں قبور و مزارات اور روضے و آستانے سب شامل ہیں یہ تبرکات جو شاہی مسجد لاہور میں ہیں یا دوسرے مقامات پر ہیں جو صالحین کی سچی نشانیاں ہیں بے شک شعائر اللہ ہیں جن کی تعظیم و نیاز اور زیارت سے مومنوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں اور دلوں میں تقوے پیدا ہوتا ہے مگر کتنی بدنصیبی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اولیاءِ امت کے آثار و تبرکات کو شعائر اللہ نہ قرار دیا جائے ان کی تعظیم و نیاز اور زیارت کو جائز اور توحید و سنت نہ مانا جاوے اوثان یا بت قرار دیکر ان کی زیارت اور تعظیم و نیاز کو شرک و بدعت قرار دیا جائے کیا یہ زلزلہ و فتنہ نہیں ہے؟ اللہ جل شانہ کے دوستوں کے تبرکات کو اللہ جل شانہ کے دشمنوں کے متروکات کے مساوی لانا اللہ جل شانہ کے دوستوں سے دشمنی و مخالفت نہیں ہے؟ خواہ یہ نام نہاد اصلی توحید کے غلافوں میں لپٹی ہوئی ہو یقیناً یہ اللہ جل شانہ کے دوستوں سے دشمنی ہے اور صریح کفر ہے

اسی کفر کی نحوست ہے جس کی وجہ سے وہ سب نعمتیں جو ایمان و اسلام کی برکات تھیں اٹھالی گئیں۔ مہر و محبت، صلہ رحمی بڑوں کا ادب، چھوٹوں پر شفقت، والدین اور خاوندوں کی فرماں

برداری، شرم وحیا، عفت و پاکدامنی، عدل وانصاف، ایثار و درگذر
صبر، قناعت، تسلیم و رضا اور اسی طرح کی دوسری صفاتِ حسنہ
اب صرف کہانیوں میں رہ گئی ہیں۔ جیسا کہ دوسری کافر قومیں اپنے
بزرگوں کے کردار کو صرف کہانیوں میں پاتے ہیں بالکل اسی طرح
اب مسلمان بھی ان نعمتوں سے محروم ہوتے جا رہے ہیں اور یہ اعلیٰ
کردار اپنے بزرگوں کی کہانیوں میں پاتے ہیں۔

صاف طور پر ثابت ہے کہ اب مسلمانوں نے سوائے معدودے
چند کے "انعمت علیھم" کا راستہ چھوڑ دیا ہے جو صراطِ مستقیم تھا۔
دھوکہ شیطانی کا شکار ہو کر گمراہی کو ہدایت، شرک کو توحید، توحید
کو شرک، سنت کو بدعت، بدعت کو سنت سمجھ لیا ہے شیطانی
تلبیسات کا شکار ہیں۔ فیوضات و برکاتِ آسمانی سے محروم ہو گئے
ہیں جس سے روح کی زندگی اور قوت تھی۔ اب نفس ان پہ غالب
آ گیا ہے تو معاشرے میں عملی طور پر نفسانیت کے مفاسد ہی
پھیلیں گے۔ روحانیت کے برکات و حسنات سے محرومی ہی رہے
گی۔ پیچھے پر بستروں کا بوجھ اور اصلاحِ معاشرے کے زبانی دعوے
ایک دھوکہ، ایک فراڈ، ایک جھوٹ اور فریب ثابت ہوں گے
اور یہ سب کچھ فتنہ قرن الشیطان کی لعنتوں کی وجہ سے ہے۔

رب کریم کے وعدے کے مطابق ساڑھے تیرہ سو برس تک
یہودیوں کی کسی ملک یا علاقے میں حکومت نہیں تھی مگر جب اس

نام نہاد اصلی توحید کے ذریعے یہ امت بھی گمراہ ہوئی ۔ تو یہودیوں کو فلسطین کا ملک مل گیا ۔ اور اس فتنے کی تاریکی پورے عالم اسلام پر چھا گئی تو مُشت بھر یہودی قوم نے کروڑوں نام نہاد مسلمانوں سے بیت المقدس چھین لیا ۔ اور انبیاء علیہم السّلام کی قبروں کو توڑ دیا ۔ گویا قبریں توڑنا دشمنی کی علامت ہے جب کفار غالب ہوتے ہیں تو صالحین کی قبریں توڑتے ہیں اور مومن غالب ہوتے ہیں تو کفار کی قبریں توڑتے ہیں اور ہندوؤں نے بابری مسجد کو مندر میں تبدیل کر لیا ہے ۔

یہ اصلی توحید کی بہاریں ہیں آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟
اللہ جل شانہٗ مسلمانوں کو ہدایت دے اور سب ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں اور کفار کو نیست و نابود کر دیں اور حق و باطل کو سمجھنے اور حق کا ساتھ دینے کی توفیق بخشے آمین ثم آمین ۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ واھل بیتہ اجمعین برحمتک یا ارحم الرّٰحمین

خادم جماعت اہل سنت شیخ محمد باروی سواگی مجددی ، نقشبندی ۔ مقیم جوانب تونسہ شریف

القمر

بفیضانِ نظر مرشد کامل پیر محمد عبد اللہ صاحب بارو رحمۃ اللہ علیہ

نحمدہٗ ونصلّی علی رسولہ الکریم والحمد للہ رب العٰلمین ٥

برادرانِ اسلام! السّلام علیکم ورحمۃ اللہ!

اس رسالے القمر میں قرآن پاک اور حدیث شریف کی روشنی میں ماننے اور نہ ماننے کے فرق کو واضح کیا گیا ہے کیونکہ انبیاء علیہم السلام کو ماننا شرطِ ایمان ہے اس پاک گروہ کا یا اس گروہِ مبارک کے ایک فرد کا منکر یا نہ ماننے والا کافر ہے اسلئے اس معاملے کو جیسا کہ فی الحقیقت عند اللہ صحیح معاملہ ہے جاننا ایک مسلمان کے لیے بہت ہی ضروری ہے تا کہ وہ تصدیق ایمان سے مشرف ہو کر اللہ جل شانہٗ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو اور مستحق انعامات قرار پائے کیونکہ ماننے کے جھوٹے دعوے، اس بارگاہِ عالی میں رد ہو جائیں گے جیسا کہ پچھلی کافر قوموں کے انبیاء علیہم السلام کو ماننے کے جھوٹے دعوے رد ہو گئے اور انہیں کافر قرار دے کر ناری وجہنمی قرار دیدیا گیا۔ یہ ایک نہایت ہی اہم بات ہے جس کی حقیقت کو جاننا نہایت ہی ضروری ہے مسلمانوں کے تقریباً سارے گروہ ان صالحین کو ماننے کا دعوے کر رہے ہیں کیونکہ ان کا انکار کفر ہے مومن ہونے کے لیے ماننا ضروری ہے جس سے ایک مومن کو ایمان کی نورانیت حاصل ہوتی ہے اور وہ روحانیت کے خیرات وحسنات کا منبع وسرچشمہ بنتا ہے جس سے نیک اعمال و افعال صادر ہوتے ہیں۔ ورنہ نفسانیت کے مفاسد سے رذائل اخلاق کا گڑھ بن جاتا ہے

اور دوزخ اس کا ٹھکانہ ہوتا ہے اور اس کی نیکی کی باتیں صرف زبانی کلامی باتیں ہوتی ہیں یوں تو ہر گروہ کا اپنا اپنا راستہ اور طریقہ ہے خاص کر اہل سنت ہونیکا دعوے کرنیوالوں میں دو گروہ ایسے ہیں جو عقائد و نظریات میں ایک دوسرے کے مقابل و مخالف ہیں اور ہر گروہ کا دعویٰ یہ ہے کہ حق پر وہی ہے اور دوسرا فریق جھوٹا ہے۔ یہ بات تو یقینی ہے کہ مقابل و مخالف عقائد و نظریات کے حامل دونوں گروہ بیک وقت حق اور ہدایت پر نہیں ہو سکتے ان میں سے ایک فریق بالیقین شیطان کا فریب خوردہ ہے اور باطل پر ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کون سا فریق شیطان کا فریب کھا کر باطل کو اپنا چکا ہے تاکہ اس کی تقلید یا پیروی سے بچا جائے اور کون سا فریق حق پر ہے تاکہ اسکی پیروی کر کے حق کو اپنایا جائے۔ اُمید ہے کہ آپنے اس تمہید سے اس رسالے کی اہمیت کو سمجھ لیا ہوگا اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ قرآن پاک اور حدیث شریف کی حکمت و ہدایت سے اصل معاملہ کو بھی پہچان لیں گے اور حق و باطل کو پہچان کر حق کو ہی اپنے لیے پسند فرمائیں گے

حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں کا ماننا اور شیطان کا نہ ماننا

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ پ ۱

اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا۔ (کنز الایمان)

منکر ہوا یعنی نہ مانا۔ کیا ابلیس حضرت آدم علیہ السلام کی رسالت، نبوت اور خلافت کا منکر تھا؟ ہرگز نہیں ان مراتب کا وہ منکر نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ یہ مناصب رب کریم نے اس کے سامنے حضرت کو عطا فرمائے تھے پھر وہ منکر اور کافر کیوں قرار دیا گیا؟ اس لیے کہ وہ عظمت و شان اور تعظیم و نیازِ رسالت و نبوت اور خلافت کا منکر ہو گیا۔ تعظیم کے لیے گردن نہ جھکائی اکرام نہ کیا اسلام گردن جھکانے کا نام ہے حقیقتاً خدا کے سامنے نیابتہً خلیفۂ خدا کے سامنے۔ خلیفۂ خدا کے سامنے گردن نہ جھکانے کی وجہ سے اسلام سے خارج اور غیر مسلم قرار دیا گیا اور اسی بنا پر پہلے سے حضرت آدم اور آپ کی اولاد کا دشمن قرار دیا گیا۔ بے شک ہر وہ شخص جو انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کی عظمت و شان اور تعظیم شان یا اکرام کا منکر ہے۔ اعمالِ تعظیم کو بدعت اور شرک قرار دیتا ہے ابلیس کا پیرو ہے۔ گمراہ خارجی ہے ابن آدم علیہ السلام کا دشمن ہے اور مفسد ہے۔ صالحین کے روضے اور آستانے جن سے اللہ کے ان محبوبوں کی عظمت و شان کا اظہار ہے بنانے والے مومنوں نے بنوائے تھے۔ ظاہر ہے کہ ان کو ڈھانے اور گرانے والے منکر اور مفسد ہو سکتے ہیں جو شیطان کے دھوکے سے، شیطانی اصولوں کو توحیدی اصولوں کے طور پر اپنا کر دینِ حق سے گمراہ اور خارج از ایمان ہو گئے ہوں اور کفار و مشرکین کی قبروں کے احکام صالحین کی قبروں پر چسپاں کرا کر شیطان نے ان کو دھوکہ دیا ہو۔ اور وہ اپنے زعم میں اس فعل کو حدیث پر عمل اور فرمانِ رسالت کی تعمیل سمجھتے ہوں۔

آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کتنا بڑا زلزلہ اور فتنہ پیدا ہوا ہے پس از روئے قرآن پاک خلافتِ الٰہی کی چوکھٹ پر گردن جھکانا ہی انہیں ماننا ہے اور گردن جھکانے کا منکر انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کا منکر ہے اور ابلیس کا پیرو ہے توحید پرست نہیں باطل پرست ہے۔ عمل صالحین کے اکرام کے لیے اعمالِ تعظیم میں سے صرف سجدہ اس امت میں ممنوع و حرام ہے جو یہاں گناہ کا درجہ رکھتا ہے۔ کفر و شرک نہیں ہے۔ سجدے سے کم درجے کی ہر تعظیم اس امت میں بھی جائز ہے۔ اکرام خلافت اور سعادت ہے اس دور میں مومنوں اور مسلموں کی نشانی ہے اور مشکوٰۃ شریف کے باب الاعتصام میں بخاری شریف کی روایت سے ایک حدیث ہے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ مَنْ اَبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی (رواہ البخاری)

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منکر کے سوا میری ساری امت جنت میں جائیگی عرض کیا گیا منکر کون ہے؟ فرمایا جس نے میری فرمانبرداری کی بہشت میں گیا جس نے میری نافرمانی کی منکر ہوا۔

قرآن پاک میں اَبٰی یعنی منکر کا لفظ رسالت کی تعظیم کے منکر کے لیے استعمال کیا گیا۔ پس قرآن پاک و حدیث شریف سے ثابت ہو گیا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم یعنی اکرام اور اطاعت کا منکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے اور جنتی نہیں ہے ان میں سے ایک شئے کا منکر بھی منکر ہے یعنی تعظیم کو تو مانتا ہے مگر اطاعت کو نہیں مانتا۔ یا اطاعت کو تو مانتا ہے تعظیم کو نہیں مانتا تو منکر ہی ہے۔

دور اول کے خارجیوں کا نعرہ تھا اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ (حکم خدا کے سوا کسی کا نہیں ہے) خدا کے سوا کی اطاعت کو شرک قرار دیتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی سوا میں داخل ہیں تو اپنے اس اصولِ ملعونہ کی رُو سے اطاعت رسالت کے منکر ہو گئے جب اپنے آپ کو مومن خیال کرتے تھے اور مومن شرک کا منکر ہے تو اس نا بہیں سے اطاعت رسالت کے منکر ہو گئے

اور خارج از ایمان ہو گئے۔ موجودہ دور میں ان کے باقیات منکرینِ حدیث ہیں تو ان بدنصیبوں کو فرمانِ رسالت کے مطابق اپنے غلط عقیدے نے جنت میں جانے سے روک دیا۔

اور موجودہ دور کے خارجیوں کا نعرہ ہے "خدا کے سوا کسی اور کی تعظیم کرنا شرک ہے" یہ بھی اپنے اس فاسد اصول کی رُو سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے منکر ہیں اسلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں انہیں بھی اپنے اس فاسد عقیدے نے جنت جانے سے روک لیا؟ جب تعظیم پر شرک کا لباس آ گیا (شرک تو ظلم عظیم ہے) پھر یہ تعظیم رسالت کیوں کریں گے؟ اور تعظیم رسالت کا انکار

کرکے شیطان کے ساتھی اور جہنم کے باسی کیوں نہ بنیں گے؟

تعظیمِ رسالت: آذان میں نام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم "محمد رسول اللہ" انگوٹھوں کے اشارے سے چوم کر آنکھوں پر رکھنا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم پاک کی تعظیم ہے اور تعظیم رسالت ہے سعادت ہے۔ جو مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں ان کے نزدیک کرام رسالت ہے۔ تعظیم رسالت کے منکر اول شیطان لعین کی مخالفت سے رب کریم کو یہ کام بہت پسند ہے۔ مومنوں کے لیے سنت مستحب ہے۔ احادیث پاک میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انگوٹھے چومنا ثابت ہے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سب رسالت کے ماننے والے تھے۔ ابلیس کے منکر و مخالف تھے ان کے دل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے محل تھے تعظیم رسالت تو ان کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی نہیں بلکہ ہر آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے مواقع حاصل تھے۔

اللہ جل شانہ بطفیل حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بیشمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے کہ آپ نے تعظیم رسالت کے ایک ایسے فعل کی ہمارے لیے رہنمائی فرمائی ہے کہ ہم غلامانِ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم بھی آذان میں آپ کا اسم مبارک چوم کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر سکتے ہیں۔ الحمد للہ اور کسی زمانہ میں جب آذان آتی ہے تو ماننے والے اور نہ ماننے والے یا مومن و منافق کا فرق صاف طور پر کھل جاتا ہے جو خدا کے سوا کسی کو نہیں مانتے "اس کلمہ خبیثہ سے رسالت کے منکر ہیں وہ تعظیم رسالت کے بھی منکر ہیں پھر وہ نام مصطفیٰ کو کیوں چومیں اور کیوں ان کی آنکھیں ٹھنڈی کی جائیں؟ خواہ وہ کسی بھی شیطانی دھوکے

کا انکار یوں؟ ثبوت نہیں ہے جی! محمد ﷺ بدعت و شرک ہے۔ العیاذ باللہ کی ایجاد ہے
مجوسیانِ نجد علمائے منکرینِ رسالت کو نبوت کیوں دکھائی دے؟ خدا کے سوا کی تعظیم جب
انکے نزدیک شرک ہے تو تعظیمِ رسالت کا ہر فعل انکے نزدیک شرک ہوگا۔ آدم علیہ
السلام بھی خدا کے سوا تھے اور سجدہ تعظیم کا سب سے بڑا عمل ہے تو ان کے نزدیک بڑا شرک
ہوا۔ آپ خود انصاف فرمادیں اس اصول کی رو سے توحید پرست کون تھا اور
مشرک کون؟ جو اصولِ خبیثہ شیطان کو توحید پرست قرار دیتا ہو۔ وہ شیطان کی طرف
سے ہے یا رحمان کی طرف سے؟ اس اصولِ خبیثہ کو مذہبی بنیاد قرار دیکر جو فرقے برآمد
ہونگے وہ شیطانی گروہ ہوں گے یا اسلامی جماعتیں؟ یہی وجہ ہے کہ ان کے نزدیک
نامِ مصطفیٰ چومنا بدعت اور شرک ہے۔ قیامِ تعظیمی بدعت اور شرک ہے روضے
پاک کی جالی مبارک چومنا بدعت اور شرک ہے۔ حالانکہ یہ سب افعال تعظیمِ رسالت
کے ہیں۔ اولیاء اللہ کے درباروں اور مزاروں کی تعظیمات تو ان کے نزدیک ہیں ہی
بدعت و شرک۔ بتوں اور بت خانوں کے حق میں جو آیات الٰہی ہیں انہیں اولیاء
اللہ اور ان کے آستانوں کے حق میں چسپاں کرتے ہیں مسلمان انہیں مشرک دکھائی
دیتے ہیں اور سکھ توحید پرست اولیاء اللہ ان کو کیوں نہ دشمن دکھائی دیں؟ جبکہ انہوں
نے ہندوستان کے بے شمار بت پرستوں کو کلمہ طیبہ پڑھا کر توحید پرست بنایا تھا۔
اور پاکستان کی صورت میں مسلمانوں کو ایک پناہ گاہ مل گئی ہے جس پر شیطان کا دل
جل رہا ہے تو اس کا دل ٹھنڈا کرنے کے لیے بھی تو کچھ کارروائی اسکے گروہوں کی

طرف سے ہونی چاہیئے تھی۔ ہاں شرک و بدعت کے پردے میں شیطان دل کی بھڑاس نکال رہا ہے۔ اولیاء اللہ کے درباروں کی رونق سے تو اس کا دل کوئلہ ہو رہا ہے مگر توحید پرست مسلمانوں کے نزدیک یہی اولیاء اللہ کے دربار ہی خلافت الٰہی کے دربار ہیں اور اللہ کے دربار ہیں جیسے بُت خانے شیطان کے دربار ہیں اولیاء اللہ کے دربار کی رونق سے ہی اسلام اور اہل اسلام کی رونق ہے۔ بھلا شیطان اس رونق کو کیونکر برداشت کر سکتا ہے؟ اللہ کے سوا اور کے پردے میں اس نے بُت خانوں اور آستانوں میں مساوات قائم کر دی۔ جو شخص بھی اللہ جل شانہٗ کے دشمنوں اور دوستوں میں برابری کرنے کی لعنت سے مرتد ہوا۔ وہ شیطان کے لشکر کا سپاہی ہو گیا اسلام میں تخریب کاری کی یعنی احکام اولیاء اللہ کے آستانوں پر اور دشمنوں کے احکام رب کریم کے دوستوں پر چسپاں کرائے۔ قرآن پاک کی تفسیر تعبیر اور تاویل میں تخریب کاری کی۔ اللہ جل شانہٗ مسلمانوں کو ہدایت دے۔ اور ہر گمراہی سے بچائے آمین اور گمراہ ہونیوالوں کو توفیق توبہ بخشے آمین۔

جیسے اللہ اور اس کے رسولوں میں برابری کرنا، یعنی رسولوں کو بھی الٰہ و خدا قرار دینا کفر و شرک ہے بالکل اسی طرح اللہ اور اس کے رسولوں میں فرق کرنا، یعنی رسولوں کی تعظیم و نیاز یا اکرام اور اطاعت کو نیک عمل اور اللہ جل شانہٗ کی عبادت نہ سمجھنا بلکہ عبادت غیر اللہ اور شرک سمجھنا فرق نکالنا ہے اور صریح کفر ہے پس خارجیوں کے دونوں گروہ جو اللہ کے سوا اور کے پردے رسولوں کی اطاعت کو شرک قرار دیتے ہوں

تعظیم و نیاز کو عبادت غیر اللہ اور شرک قرار دیتے ہوں ایک ہی جیسے گمراہ ہیں اللہ
جل شانہ کے دوستوں کے آثار و تبرکات جو اللہ کے دوستوں کی نشانیاں ہیں وہ اللہ کی
نشانیاں اور شعائر اللہ ہیں جیسے عرب شریف میں بیت اللہ شریف، حجرِ اسود، صفا
مروہ، صدیٰ، (نیاز کعبہ) منیٰ، عرفات وغیرہ اللہ کے دوستوں کی نشانیوں کو شعائر
اللہ قرار دیا گیا، شعائر اللہ کی تعظیم دل کا تقویٰ ہے، بہت ہی نیک عمل ہے جو مسلمان
انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام کو مانتے ہیں وہ ان کی نشانیوں کی تعظیم و نیاز کو
جائز نیک عمل اور اللہ جل شانہ کی عبادت سمجھتے ہیں اور جو لوگ "خدا کے سوا
کسی کو نہیں مانتے" انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام کے منکر ہیں وہ ان کی
تعظیم و نیاز کے بھی منکر ہیں اپنے اس کفر کو چھپانے کے لیے شرک و بدعت
کا پوش ڈال لیا ہے اللہ ہر مسلمان کو شیطان کے اس دھوکے سے بچائے آمین
اللہ جل شانہ کے دشمنوں کے متروکات، کافروں، مشرکوں، کاہنوں اور جادوگروں
کی قبریں اور مزاریں ان کے مندر اور بت خانے اور دوسرے متروکات اللہ کے دشمن
سے خوت سے نسبت ہونے کی وجہ سے نجس و ناپاک ہیں اور قرآن پاک کی اصطلاح میں
نشان ہیں ان کی تعظیم و نیاز بدعت رب کریم سے دشمنی اور کفر و شرک ہے اب جو
شخص اللہ کے سوا ادھر کے پڑے ہیں۔ دونوں میں برابری کرے دونوں کی تعظیم کو
جائز قرار دے۔ جیسے کفار و مشرکین کا طریقہ تھا۔ جو صفا و مروہ کی دوڑ، حجرِ اسود
کا بوسہ کعبہ شریف کا طواف، ہبل، لات و منات کی عبادت سب کو جائز سمجھتے

تھے۔ یا دونوں کی تعظیم کو شرک قرار دے۔ جیسے خارجیوں کا طریقہ ہے جو بتوں کی تعظیم کو شرک قرار دینے کے ساتھ اولیاء اللہ کے مزارات و تبرکات کی تعظیم کو بھی شرک قرار دیتے ہیں۔ بےشک مشرکین اور خوارج ایک ہی جیسے گمراہ ہیں۔ اللہ جل شانہٗ کے دوستوں اور دشمنوں میں برابری کرنے کے ایک ہی جیسے مجرم ہیں یہی شرک ہے ظلم عظیم ہے اور عنداللہ ناقابل معافی جرم ہے کیونکہ یہ اللہ کے دوستوں سے بہت بڑی دشمنی ہے وہ تو اللہ کے دوست ہی رہیں گے دشمن یہی بدنصیب قرار دیئے جائیں گے جہنم انہی کا ٹھکانہ ہوگا کیا یہ زلزلہ و فتنہ نہیں ہے؟ دجل و فریب نہیں ہے؟ ملمع کاری نہیں ہے؟ اوپر توحید و سنت کی ملمع کاری ہے بیچ میں شرک و بدعت ہے اللہ جل شانہٗ ہر مسلمان کو فتنۂ نجد کی لعنتوں سے بچائے۔ دھوکے کا شکار ہونے والوں کو ہدایت نصیب فرمائے اور توفیق توبہ بخشے اور مذہب و مسلک اہل سنت کا خادم بنائے آمین ثم آمین۔

خارجی ماسوا اللہ کے سامنے گردن جھکانے کو شرک قرار دیتے ہیں جبکہ مسلمانوں کے نزدیک اولیاء اللہ کی تعظیم ان کا اکرام ہے اور نیک عمل ہے اسلئے وہ اولیاء اللہ کے مزارات و آستانوں پر جو ان کے نزدیک خلافت الٰہی کے دربار ہیں سوائے سجدے کے باقی سارے اعمالِ تعظیم بجالاتے ہیں جو نیک عمل ہونے کی وجہ سے اللہ کی عبادت ہیں۔

مگر خارجیوں کے نزدیک یہ سارے اعمالِ تعظیم بدعت، عبادت غیر اللہ اور شرک پر مبنی ہیں۔ ان کے نزدیک مزاراتِ اولیاء اللہ پر شرک ہو رہا ہے مسلمان مشرک ہو گئے ہیں اور آستانے بُت خانے بن گئے ہیں۔ مزاراتِ اولیاء اللہ بُت بن گئی ہیں اولیاء اللہ کی ان درگاہوں پر بُت پرستی ہو رہی ہے اور شرک ہو رہا ہے مگر ان کو بھی اہل سنت کا دعوٰے ہے ان کا دعوٰے ہے کہ اصلی توحید پر ہم ہیں اس کا پرچار زوروں پر ہے۔ مسلمانانِ اہلِ سُنّت پر ان کا الزام ہے کہ انہوں نے اولیاء اللہ کو خدا کا شریک بنا رکھا ہے اور مزاراتِ اولیاء اللہ کو بُت بنا رکھا ہے ۔۔۔ بے شک مزارات اولیاء اللہ کو بُت قرار دینا اور اولیاء اللہ کو رب کریم کا شریک قرار دینا یہی اصل کفر ہے اور یہود و نصاریٰ اسی جرم کے مجرم تھے اور اسی طرح کے کافر تھے بے شک یہ بنیادی اختلاف ہے اسے فروعی اختلاف قرار دینا دین حق کی حقیقت و معرفت سے جہالت و لاعلمی کی واضح دلیل ہے مگر دعوؤں اور الزاموں سے بات نہیں بنے گی ۔۔۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ان دو گروہوں میں سے کون سا فریق اولیاء اللہ کو رب کریم کا شریک قرار دے رہا ہے اور ان کی مزارات پاک کو بُت قرار دے رہا ہے بے شک وہی گمراہ ہے اور خارج از ایمان و اسلام ہے ۔۔۔ بفضلہ تعالیٰ ہم نے ان دونوں گروہوں کے نظریات کو انتہا تک پہنچایا ہے اور جو کچھ جانتے ہیں بامشاہدہ جانتے ہیں۔

انیس سو پچاس (۱۹۵۰) سے انیس سو سرسٹھ (۱۹۶۷) تک سترہ (۱۷) برس علامہ مودودی کے
لٹریچر کا مطالعہ کیا اور خوب مطالعہ کیا۔ موصوف دورِ حاضر کے اس نام نہاد اہلِ
توحید کے بڑے مبلغ تھے اور انیس سو سرسٹھ سے انیس سو اناسی تک
اور اب تک اس دور کے ایک معروف صاحبِ روحانیت صوفی باصفا حضرت
محمد عبداللہ صاحب بارود رحمۃ اللہ علیہ سے منسلک ہیں اسلئے فقیر کا فیصلہ
حق کا فیصلہ ہوگا انشاء اللہ! مسلمانو! ولی اللہ کو خدا کا شریک ماننا
شرک ہے یا خلیفۂ خدا ماننا بھی شرک ہے شریک ماننا شرک و بدعت ہے
اور خلیفۂ خدا ماننا توحید و سنت ہے ـــ تو صاف ظاہر ہے کہ ولی اللہ
کو خدا کا شریک مان کر اعمالِ تعظیم بجا لانا، وسیلہ قرار دینا یا مدد و امداد کے
لیے ندا کرنا شرک و بدعت ہوگا اور خلیفۂ خدا مان کر اعمالِ تعظیم بجالانا، وسیلہ
قرار دینا یا مدد و امداد کے لیے ندا کرنا توحید و سنت ہوگا ـــ پہلی قومیں
اولیاء اللہ کو خدا کے مقابلے میں الٰہ و معبود اور شریک مان کر مشرک و کافر
ہوئی تھیں ـــ اب انصاف کے ساتھ کسی بھی زائر سے جو ولی اللہ
کے دربار کی زیارت کر رہا ہو پوچھا جائے کہ وہ ولی اللہ کو خدا کا شریک
مانتا ہے یا خلیفۂ خدا مانتا ہے۔ اگر وہ کہے کہ میں اسے اللہ جل شانہٗ کا
دوست اور محبوب مانتا ہوں تو وہ خلیفۂ خدا ماننے والا ہے اور اس کے
سب افعالِ تعظیم توحید و سنت پر مبنی ہیں۔ جو شخص مومن کے ان افعال کو

بدعت اور شرک قرار دے وہ ولی اللہ کو خدا کا شریک
قرار دینے والا ہے اور عند اللہ مشرک ہے کیونکہ اب شرک اسی کی طرف لوٹے
گا۔ مومن کو مشرک کہنے والا خود مشرک ہو جاتا ہے اس میں یہی حکمت ہے
پس ثابت ہو گیا کہ اولیاء اللہ کی مزارات کے افعالِ تعظیم کو شرک قرار
دینا ایک تہمت ہے اب فیصلہ ہو گیا کہ ولی اللہ کے آداب و تعظیمات کو جو
ان کے مزارات پر ہوتے ہیں جو اس کو خلیفۂ خدا مانتا ہے اس کے نزدیک
یہ سب جائز ہوں گے اور جو اس کو خدا کا شریک سمجھتا ہے اس کے نزدیک یہ بدعت
اور شرک ہونگے کیونکہ یہ ظاہر میں توحید کا دعویدار ہے تو حقیقتاً یہ اصلی توحید کا
دعویدار ہی مشرک ہوا۔ افعالِ تعظیم کے شرک ہونے کے لیے لازم تھا کہ ایک
فریق ولی اللہ کو خدا کا شریک قرار دے۔ فریقِ اول تو ولی اللہ کو خلیفۂ خدا
قرار دیتا ہے اسلیئے شرک اس کی طرف نہیں جاتا اب الزام لگانیوالے کی
طرف پلٹے گا۔ گویا اس نے ولی اللہ کو خدا کا شریک خود قرار دیا اور توحید کے
ظاہری دعوے سے اس کے افعالِ تعظیم کو شرک بھی خود قرار دیا۔ ثابت ہو گیا
کہ یہ ولی اللہ کو خدا کا شریک قرار دینے کی وجہ سے بباطن مشرک ہے۔ اب
رہی قبر ولی اللہ تو جو فریق مزار ولی اللہ کے آداب و تعظیمات کو جائز مانتا ہے تو وہ
مزار ولی اللہ کو اللہ کے دوست کی نشانی اور شعائر اللہ سمجھتا ہے۔ کیونکہ شرعاً تعظیم
شعائر اللہ جائز ہے اور جو فریق مزار ولی اللہ کے آداب و تعظیمات کو بدعت اور

شرک قرار دیتا ہو وہ مزار ولی اللہ کو بت قرار دیتا ہے کیونکہ بت کے لیے افعال تعظیم شرک ہیں بلا شک و شبہ
ہو گیا کہ یہ اصلی توحید کا عہدیدار خارجی یہود و نصاریٰ کی طرح مجرم ہیں ولی اللہ کو خدا کا شریک قرار دینے کا
اور مزار ولی اللہ کو بت قرار دینے کا۔ مشرکین نے بھی یہی جرم کیا تھا اس نے بتوں پر انبیاء کرام علیہم السلام اور
اولیاءِ کرام کے نام رکھ کر اور شبیہ کے دھوکے سے بتوں کو صالحین کے قائمقام
سمجھ کر دونوں میں برابری کی۔ حالانکہ بت خانے شیطان کے دربار ہیں جیسے
اولیاء اللہ کے آستانے خلافتِ الٰہی کے دربار ہیں اور اللہ کے دربار ہیں۔ بت
خانوں کی طرف توسل و امداد کے لیے رجوع کرنا شیطان کی طرف رجوع کرنا ہے
اور شرک و بدعت ہے۔ اولیاء اللہ کے درباروں کی طرف توسل و امداد کے لیے
رجوع کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا ہے، توحید و سنت ہے بت کو شیطان
سے نسبت ہے جو طاغوت ہے اس لیے بت بھی طاغوت ہے اور دشمن خدا ہے انبیاء
علیہم السلام اور اولیاء اللہ کو اللہ جل شانہٗ سے نسبت ہے اسلئے یہ خلفاء اللہ ہیں
اور اللہ جل شانہٗ کے دوست ہیں تو مشرکین نے بتوں کو نبی اور ولی قرار دیکر طاغوت
اور خلیفۃ اللہ میں یا اللہ جل شانہٗ کے دشمن اور دوست میں برابری کی جو عند اللہ
شرک ہے سا جا ہے۔ رب کریم کے دوستوں کی بہت بڑی بے ادبی اور
توہین ہے اور یہ جرم عند اللہ ناقابلِ معافی ہے۔ یہ قتل و زنا سے بڑا جرم ہے
اس منصب خلافت کی جو اس مسجودِ ملائکہ کو رب کریم کی بارگاہ سے عطا ہوا
تھا۔ صریح طور پر کفر و ناشکری ہے اور اس بڑے ناشکرے منصب خلافت
کی تعظیم و نیاز کے منکر ملعون، ابلیس لعین کی پیروی ہے۔

پس ان دونوں ناشکرے گروہوں کے متعلق قرآن پاک کا فیصلہ مشاہدہ ہو

۱۔ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَّدْحُورًا فرمایا یہاں سے نکل جا رد کیا گیا راندہ ہوا ضرور لَمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُمْ أَجْمَعِينَ ۔ پ۸ ع ۹

جو ان میں سے تیرے کہنے پر چلا میں تم سب سے جہنم بھر دوں گا (کنز الایمان)

۲۔ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ ۔ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ۔ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِّكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ پ۱۴ ع ۳

بیشک میرے بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں سوا ان گمراہوں کے جو تیرا ساتھ دیں اور بیشک جہنم ان سب کا وعدہ ہے اس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے لیے ان میں سے ایک حصہ بٹا ہوا ہے (کنز الایمان)

۳۔ قَالَ اذْهَبْ فَمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاؤُكُمْ جَزَاءً مَّوْفُورًا پ۱۵ ع ۷

فرمایا دور ہو جا تو ان میں جو تیری پیروی کریگا تو بیشک سب کا بدلہ جہنم ہے بھرپور سزا۔ (کنز الایمان)

اللہ جل شانہٗ کے دوستوں کا مرتبہ اسکے دشمنوں کے برابر کرنا یا اس کے الٹ رب کریم کے دوستوں سے بہت بڑی دشمنی ہے اور ابلیس لعین کی پیروی ہے اللہ جل شانہٗ ہر مومن و مسلم کو اس لعنت سے بچائے توفیق توبہ بخشے اور ہدایت نصیب فرمائے جماعت اہل سنت کا خادم بنائے جو خلفاء اللہ کی دست و پا بوسی کو سعادت سمجھتی ہے اور ابلیس لعین کی حکمت کی مخالف ہے۔ اس نام نہاد اصلی توحید کے دھوکے کا شکار نہیں ہے

جس میں اللہ کے دشمنوں اور دوستوں میں برابری کی گئی ہے آمین ثم آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ ونور عرشہ محمد

وعلیٰ آلہ واصحابہ واھلبیتہ اجمعین برحمتک

یا ارحم الراحمین

خادم تحریک اہل سنت

شیر محمد باروی

سواگی، مجددی، نقشبندی

تحریکِ اہلسنّت

تعارف:۔ تحریک اہلسنت ایک خالص مذہبی اور نظریاتی تنظیم ہے خالص
عقائد اہلسنت کو قرآن پاک واحادیث مبارکہ کی روشنی میں لغت پر حقیقت کو
مقدم قرار دیتے ہوئے مروجہ طریق اور طرزِ استدلال کو کام میں لاتے ہوئے
اُجاگر کیا گیا ہے شیطان کی دراندازی سے جو کلمات کفر مسلک اہلسنت میں
مقبول بنائے جا رہے ہیں۔ جن کی وجہ سے تصدیق ایمان کا خاتمہ ہو رہا ہے اور
دلوں میں تاریکی بڑھ رہی ہے ، خوفِ خدا اور شرم وحیا جن کا تعلق تصدیق
سے ہے ختم ہو رہی ہے اور معاشرہ گناہ و بدکاری کی آماجگاہ بن رہا ہے۔
ان کلماتِ کفر کی تحریک کے لٹریچر میں پر زور تردید کی گئی ہے۔ آٹھویں صدی ہجری سے
منظم طور پر علم لغت کو علم حقیقت پر مقدم قرار دینے کی کوشش شروع ہو گئی تھی
جس کی وجہ سے دینِ حق میں اصلاح کے نام سے فساد پیدا ہو گیا بنیادی اختلاف
پیدا کیے گئے جن کو فروعی اختلاف قرار دے کر مقبول بنایا گیا جس سے فساد اور
تاریکی میں اضافہ ہوا خلاصہ کلام تحریک اہلسنت کا لٹریچر جو شیر محمد باروی کا
تصنیف شدہ ہے اور علم حقیقت پر مبنی ہے اس فساد اور تاریکی کو رفع کرنے کی
بفضلہ تعالیٰ بڑی قوت رکھتا ہے ہم تمام مسلمانان اہلسنت سے استدعا کرتے
ہیں کہ ان کتابوں کا منصفانہ مطالعہ فرما دیں

نوٹ:۔ یہ کتابیں مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب اور دوسرے جید علمائے
اہلسنت سے تصدیق شدہ ہیں۔

داعی الی الخیر:۔ شیر محمد باروی ، سواگی ، مجددی ، نقشبندی

- ملتان کتاب گھر — بالمقابل نیشنل بنک تونسہ شریف
- تونسہ کتاب گھر — تونسہ شریف
- چشتیہ کتاب گھر — تونسہ شریف
- کاظمیہ کتب خانہ — اندرون بوہڑ گیٹ ملتان
- اجمیری کتب خانہ — ملتان

خط و کتابت کا پتہ

شیر محمد باروی۔ ڈاکخانہ کول کلاں، تحصیل تونسہ شریف

ضلع ڈیرہ غازی خان